بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴
خطبہ نمبر ۱۶
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم چہارشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ
جلد ۵۵/۲۰ | ۳۰ امان ۱۳۴۵ ہش ۶ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۳۰ مارچ ۱۹۶۶ء | نمبر ۷۳

اخبارِ احمدیہ

۵- ربوہ — ۲۹ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

۵- ربوہ ۲۹ مارچ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ کل طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی۔ اور رات بہت بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

۵- ربوہ ۲۹ مارچ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ مجلس مشاورت کے انعقاد سے چند روز قبل آپ کمر اور پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ نیز بے چینی اور گھبراہٹ بھی بہت زیادہ تھی۔ ہر چند کہ ابھی طبیعت ناسازی تھی اور پورے طور پر آرام نہیں آیا تھا۔ تاہم آپ نے مجلس شوریٰ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ کمزوری تا حال بہت ہے۔ اور باوجود علاج کے تکلیف کلی طور پر رفع نہیں ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب خاص توجہ سے علاج فرما رہے ہیں۔ احباب جماعت التزام سے دعا جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم اختر صاحب کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۵- ربوہ — حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے ہمزلف چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے دایاں ہاتھ اور دائیں ٹانگ سن ہو گئے ہیں۔ زبان پر بھی کچھ اثر ہے۔ حیدر آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت کچھ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔"

۵- مجالس انصار اللہ ضلع جھنگ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء کو جھنگ صدر میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے اجتماع کا پروگرام صبح ۸ بجے سے رات کے ½۱۰ بجے تک جاری رہے گا۔ مرکز سے بھی انشاء اللہ علماء کرام تشریف لے جائیں گے انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اطاعتِ رسولؐ میں کھویا نہ جائے

اس کے بغیر انسان کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں بن سکتا

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بے ہودہ معبودوں بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دستِ قدرت کا کرشمہ دکھاتا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرما دیا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔ یعنی میری پیروی ایک ایسی شے ہے جو رحمتِ الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور تمہارا یہ دعوےٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہو گا کہ تم میری پیروی کرو۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت و مشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قربِ الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔

اور جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے۔ اس کو وہ نورِ ایمان محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں۔ جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اگر ہم نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ قربانیوں میں حصہ لیتے رہیں گے

تو اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہمارے قلوب میں بشاشت اور تسکین پیدا کرے گا

ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالےٰ اپنی رضا عطا فرمائے گا اور ہمیں مزید اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق دے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ

قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (توبہ ع ۱۳)

یعنی کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ انہوں نے نیک عملوں کو کچھ اور عملوں سے جو بُرے تھے ملا دیا۔ انہوں نے اپنے رب سے یہ امید رکھی۔ کہ وہ ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اللہ تعالےٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے رسولؐ اور وہ جو اس دنیا میں بطور اس کے ظلال کے پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان کے اموال میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے۔ اور ان کی

ترقی کے سامان

پیدا کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا

ہے۔ ان آیات سے پہلے منافقوں کا ذکر ہے۔ جن سے بظاہر کچھ نیک کام بھی سرزد ہوتے ہیں اور بہت سی منافقانہ حرکتیں بھی ان سے ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ وہ بدیاں کرنے اور منافقانہ چالیں چلنے کے بعد اپنے دل میں ندامت کا احساس پیدا نہیں کرتے بلکہ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ۔ وہ اصرار کے ساتھ اپنے نفاق پر قائم رہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کا معاملہ ان سے جداگانہ ہوگا۔ اور ان کے وہ اعمال جو دنیا کی نگاہ میں بظاہر نیک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ ان سے ملتے جلتے کچھ اور لوگ بھی ہیں جو حقیقی مومن ہیں۔ وہ بہت سے

اچھے نیک اور پاکیزہ اعمال

بجالاتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہی ان سے بعض خطائیں بھی سرزد ہوتی ہیں غفلتیں بھی ہوتی ہیں۔ ان سے بھول چوک بھی ہو جاتی ہے اور ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال بھی شامل رہتے ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے وَاٰخَرَ سَيِّئًا کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے دل میں نفاق نہیں ہوتا بلکہ ان کے دلوں میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اس لئے بدی کے ارتکاب کے بعد ان کے دلوں میں احساس ندامت پیدا ہوتا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالےٰ ان کی توبہ قبول کریگا اور اسی امید۔ توقع اور یقین کی بنا پر جب

بھی ان سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے۔ اور جب بھی وہ کسی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور توبہ کے ذریعہ اس ربِ غفور کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان کی توبہ کو قبول کرتا اور ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور ان کی خطاؤں کو مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لیتا ہے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تھوڑے ہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں

کامل اور تام تزکیہ نفس

حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ بڑے پایہ کے اولیاء۔ قطب اور غوث کہلاتے ہیں۔ لیکن نیکوں کی اکثریت ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو بشری کمزوری کے سبب اپنے اندر کچھ نہ کچھ خرابی رکھتے ہیں۔ اور ان کے دین میں دنیا کی ملونی بھی ہوتی ہے۔ اس اکثریت کے متعلق ہی اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے کہ بے شک بندہ کمزور ہے بے شک یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بندوں کے ساتھ شیطان بھی لگایا ہوا ہے۔ جو انہیں ہر وقت ورغلاتا رہتا ہے۔ اور باوجود ایمان کے وہ بعض دفعہ اس کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور اس کی بات کو مان لیتے ہیں۔ لیکن جونہی انہیں ہوش آتا ہے۔ ان کے دل میں ندامت کا شدید احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی غلطی کو دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں۔ وہ اپنے رب کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہم تیرے بندے ہیں۔ لیکن شیطان کے

بہکانے میں آگئے تھے۔ اور ہم سے کچھ گناہ سرزد ہو گئے ہیں۔ ہم تجھ سے امید رکھتے ہیں کہ تو ہمارے ان گناہوں کو معاف کر دے گا۔ اور پھر نئے سرے سے ہمیں عبودیت کے اس مقام پر کھڑا کر دے گا۔ جس مقام کے لئے تو نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

گناہ کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ یہ پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے۔ جب دل کے اندر شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی وجہ سے غیر اللہ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غیر اللہ کی محبت دنیا میں ہزاروں شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی بچوں کی محبت غلو اختیار کر جاتی ہے۔ کبھی اموال کی محبت اپنی حدود کے اندر نہیں رہتی۔ کبھی رشتہ داری کی پیچ ہوتی ہے کبھی قومی فخر نیکیوں کے رستہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی انسان اپنی بُری عادتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہ سب چیزیں ایک ایسی محبت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی محبت نہیں کہلاتی۔ بلکہ غیر اللہ کی محبت کے نام سے اسے یاد کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ غیر اللہ کی محبت آہستہ آہستہ دلوں پر قبضہ کر لیتی ہے۔ پہلے ایک غلطی ہوتی ہے۔ پھر دوسری پھر تیسری۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسری غلطی ان سے ہوتی رہتی ہے اور وہ دل جو خدا تعالےٰ کی محبت کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور وہ دماغ جس میں خدا تعالےٰ کی محبت کے سوا کسی اور کی محبت کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے تھی وہ غیر اللہ کی محبت میں بُری طرح پھنس جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کے دل۔ دماغ اور فطرت صحیحہ استقامت کے مقام سے ہٹ جاتی اور دور ہو جاتی لیکن استقامت اور ثبات قدم ایمان اور روحانی مدارج کے حصول کے لئے نہایت ضروری ہے

استقامت کے معنے ہیں

کسی چیز کو اس کے عین محل اور مقام پر رکھنا گویا وضع الشیٔ فی محلّہٖ کا نام ہی استقامت ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہیئتِ طبعی کا نام استقامت ہے یعنی جس شکل اور جس رنگ میں اور پھر جس طور پر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو پیدا کیا ہے اگر وہ طبعی حالت پر قائم رہے تو کہا جائے گا یہ چیز استقامت رکھتی ہے یا یہ چیز مستقیم ہے لیکن جب وہ چیز اپنی طبیعت اور فطرت کے تقاضوں سے دُور چلی جائے یا وہ انہیں پورا نہ کر رہی ہو تو وہ چیز استقامت سے ہٹ جاتی ہے اور اسے مستقیم نہیں کہا جا سکتا اور جب تک وہ چیز اپنی فطرت پر قائم نہ رہے یا وہ اپنی بناوٹ اور طبعی حالت کو قائم نہ رکھے۔ وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ایک حد تک درجہ کمال حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ جب پیدا ہوتی ہے۔

کمال کے حصول کی قوتیں

اس کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن اس میں کمال پایا نہیں جاتا۔ دنیا کی کسی چیز کو لے لو وہ ایک خاص زمانہ گزرنے کے بعد۔ ایک خاص ماحول میں سے گزرنے کے بعد اور پھر ایک خاص تربیت کے بعد اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ درختوں کو ہی لے لو۔ ایک درخت لگایا جاتا ہے تو اُسے لگانے سے پہلے اس کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے۔ اس درخت کے اندر اللہ تعالیٰ نے نشوونما کی قوتیں تو رکھ دی ہیں مگر جب تک ان قوتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے۔ وہ اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتا اور ان قوتوں کو بروئے کار لانے کے لئے ہمیں اس کے لئے زمین کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ پھر یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کوئی غیر چیز زمین کی اس قوت کو کھینچ کر نہ لے جائے۔ جسے اس درخت نے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک اچھا باغبان درخت کی جڑوں کے پاس سے ہمیشہ جڑی بوٹیاں اور گھاس نکالتا رہتا ہے اور گوڈی کرتا رہتا ہے پھر اس درخت کے لئے ضروری ہے کہ اُسے وقت کے اندر پانی دیا جائے اور اگر کوئی درخت زمین سے نشوونما حاصل کر چکا ہوتا ہے اور اب اس میں مزید طاقت باقی نہیں رہتی جو وہ اس درخت کو پہنچائے تو باہر سے کھاد ڈالی جاتی ہے تا وہ درخت اپنے کمال کو پہنچ جائے اسی طرح انسانی فطرت اسی وقت کمالات حاصل کرتی اور کر سکتی ہے جب اس کا ماحول اور اس فطرت کا رکھنے والا اپنی توجہ کو اس طرف رکھے کہ جس رنگ میں میرے رب نے میری فطرتِ صحیحہ کو پیدا کیا ہے اُسی رنگ میں مَیں اُسے رکھوں۔ اور جو چیزیں اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے

فطرتِ صحیحہ کی نشوونما کیلئے

ضروری قرار دی ہیں ان کا خیال رکھوں اور استقامت کے مقام سے پرے نہ ہٹوں بلکہ جو چیز ہے وہ اسی طرح رہے جس طرح وہ بنائی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والی فطرت شیطانی وسوسوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی ہر آواز پر لبیک کہتی رہے۔ اور اُس کے حضور ہمیشہ جھکی رہے۔ تب وہ فطرت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر بنانے اور اُسے عبودیت کا بلند مقام عطا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اپنے کمالات کو پہنچ سکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ اکثر لوگ بعض اوقات نیکی کے رستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور وہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ کچھ بدیوں کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے مومن کے لئے نجات کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جاتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ ایسے مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمانیت سے یہ دروازہ کھولا ہے کہ جب بھی اس سے کوئی غلطی ہو وہ اس کا اقرار کرے اور پھر

پختہ نیّت کے ساتھ یہ عہد کرے

کہ آئندہ وہ اس غلطی کا مرتکب نہیں ہو گا اور پھر پوری کوشش کرے کہ وہ مستقبل میں بھی ایسی غلطیوں سے بچتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر اس خلوصِ نیت کے ساتھ تم توبہ کر کے میرے سامنے آ ؤ گے تو چونکہ مَیں غفور ہوں اس لئے تمہارے تمام گناہ معاف کر دوں گا اور جتنا اور جس قدر تم استقامت کے مقام سے ہٹ گئے تھے مَیں تمہیں پھر اسی مقام کی طرف لوٹا کر لے آؤں گا کیونکہ جب گناہ معاف ہو گئے تو گناہ گار پوری طرح نیک بن گیا۔ گناہ نے۔ اُسے استقامت کے مقام سے پرے ہٹا یا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُسے اُٹھا کر پھر صحیح مقام پر کھڑا کر دیا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات غفور اور توّاب کی وجہ سے اور پھر انسان پر رحم کرتے ہوئے اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ اپنے بندہ سے کہتا ہے اے میرے بندے تم سے جب بھی کوئی غلطی ہو تم اُس کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کرو اور پھر ندامت کا احساس دل میں پیدا کرو میرے حضور تضرع اور تذلل سے جھکو اور مجھ سے یہ امید رکھو۔ عسیٰ ان یتوب علیہم کہ مَیں تمہاری توبہ قبول کر وں گا۔ جب خدا تعالیٰ کے لئے

عسیٰ کا لفظ

بولا جاتا ہے تو اس کے معنے ہوتے ہیں تم یہ امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول کرے گا۔ یعنی یہ لفظ انسان کی امید پر دلالت کرتا ہے پس عسیٰ ان یتوب علیہم خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ اگر تم اس ذہنیت اور اس نیّت کے ساتھ میرے سامنے آؤ گے تو مَیں تمہاری توبہ کو قبول کر لوں گا۔ اور تمہیں صراطِ مستقیم پر لا کھڑا کروں گا۔ تمہاری جو فطری اور طبعی حالت ہے وہ تمہیں حاصل ہو جائے گی اور اس طرح تم ان بلندیوں اور کمالات کو حاصل کر سکو گے جن کے حصول کے لئے مَیں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ لیکن بلندیوں کا حصول محض ترکِ گناہ یا گناہوں کے معاف کر دئے جانے کی وجہ سے نہیں ہو سکتا۔ ترکِ معاصی اور چیز ہے اور اعمالِ صالحہ بجا لانا بالکل اَور چیز ہے۔ پس ترکِ معاصی یا گناہوں کے معاف کر دئے جانے کی وجہ سے انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ گنہ گار نہ رہا۔ عاصی نہ رہا۔ اور یہ پہلا زینہ ہے روحانی ترقیات کا۔ لیکن

روحانی ترقیات کے حصول کیلئے

عملاً نیک کاموں کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنا۔ ضروری ہے۔ اسی طرح جہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں اپنی صفات غفور۔ تواب اور رحیم کو پیش کر کے انسان کو گناہوں کے بخشش دینے کا یقین دلایا۔ وہاں اس کے ساتھ ہی فرمایا خذ من اموالھم صدقۃ تو ان کے اموال میں سے صدقہ لے۔ اور ان دونوں آیات کو آگے پیچھے لانے سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ روحانی ترقیات کے لئے ترکِ معاصی کافی نہیں۔ اس لئے کہ مثلاً دنیا میں ہزاروں قسم کے جانور ایسے ہیں جن میں سے کسی کے متعلق بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ گنہ گار ہے۔ زمیندار اپنے گھروں میں بھیڑ بکریاں بھی رکھتے ہیں۔ گائے اور بیل بھی رکھتے ہیں۔ بھینسیں اور بھینسے بھی رکھتے ہیں۔ اونٹ بھی رکھتے ہیں۔ غرض مختلف قسم کے جانور ان کے پاس ہوتے ہیں۔ مگر کبھی کسی زمیندار نے باوجود اس کے کہ جانور گناہ سے کلیۃً پاک ہوتے یہ نہیں کہا کہ میرا فلاں جانور (ان معنوں میں جن میں انسان کو گنہ گار کہا جاتا ہے) گنہ گار ہے یا فلاں جانور گنہ گار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے لئے

قانون ہی ایسا بنایا ہے

کہ انہیں گناہ کرنے کی آزادی دی ہی نہیں۔ وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں۔ گناہ نہیں کرتے۔ پس جہاں تک ترکِ معاصی کا سوال ہے یہ کمال ہر جانور کے اندر پایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہتے اور نہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہت بڑا اور بلند روحانی کمال رکھنے والے ہیں۔ کسی گائے یا بھینس کو یا کسی بکری اور بھیڑ کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ اس میں بڑی روحانیت ہے کیونکہ اس سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ پس اگر انسان صرف اسی مقام پر ٹھہر جائے کہ مَیں نے ساری عمر کوئی گناہ نہیں کیا۔ تو وہ یہ دعوےٰ تو کر سکتا ہے کہ مَیں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں تک دنیا کے لاکھوں اور کروڑوں اونٹ گدھے بیل گھوڑے بھیڑ اور بکریاں اور دوسرے جانور پہنچے ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ دعوےٰ کا وہ سزاوار نہیں۔ غرض روحانی مدارج کے حصول کے لئے گناہوں کو ترک کرنے کے علاوہ انسان کو بہت سے نیک کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ اور ان نیک اعمال کو بجا لانے کے بعد ہی انسان

اللہ تعالیٰ کی رضا

کو حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اے رسولؐ تو ان مومنوں کے اموال میں سے صدقہ لے۔ اموال مال کی جمع ہے۔ عام طور پر اسکے معنے روپیہ اور پیسہ کے کئے جاتے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں اس کے معنے ملکیت یعنی ہر اس چیز کے ہوتے ہیں جو کسی کے ملک میں ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں اس لئے قائم کیا ہے کہ انسان اپنے مقصود کو حاصل کرے اور اپنے محبوب اور مطلوب کے ساتھ اس کا رشتہ پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا اور حاصل کرنے والا ہو۔ اور اس کے لئے اے رسولؐ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم مومنوں کے لئے ہمیشہ قربانی کے منصوبے بناتے رہا کرو۔ خذ من اموالھم صدقۃ۔ صدقہ اس مال کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نیت

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

اور اس امید کے ساتھ خرچ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قبول کرے گا۔ اور اس کی وجہ سے قرب کی راہیں اس پر کھول دے گا۔ پس فرمایا۔ اے رسولؐ تم ان مومنوں کے اموال میں سے صدقہ لو یعنی ان کی روحانی اور دنیوی ترقیات کے لئے ہمیشہ قربانی کے منصوبے بناتے رہا کرو۔ تزکیہ تاکہ یہ بڑھیں اور ان کے اندر طاقت قوت اور کثرت پیدا ہو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے اس حکم کے ماتحت حسبِ ضرورت اور ان حالات میں جو اللہ تعالےٰ انسان اور اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کرتا تھا مسلمانوں کے لئے

قُربانی کی ایک سکیم اور منصوبہ

تیار کرتے تھے اور انہیں بتایا کرتے تھے کہ اگر ہم اس کام کو مل کر کریں گے تو اسلام کو قوت اور طاقت حاصل ہو گی اور ہمیں اس کے نتیجہ میں روحانی مدارج ملیں گے۔ پس جنگوں کے حالات جو پیدا ہوئے۔ یا اس کے علاوہ جو دوسرے حالات خدا تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کئے۔ ہر بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا ایک منصوبہ بنایا اور مسلمانوں کو کہا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کو تمہارے اموال کی ضرورت ہے یا اس وقت اللہ تعالےٰ کو تمہارے اوقات کی ضرورت ہے یا اس وقت اللہ تعالےٰ کو تمہاری جانوں کی ضرورت ہے آؤ آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال۔ اپنے اوقات اور اپنی جانیں پیش کرو۔ تا تم اس مقصد کو حاصل کر سکو۔ جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کے حصول میں مدد دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسلام جیسے خوبصورت۔ حسین۔ کامل اور مکمل مذہب کو دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھیجا ہے۔

خذ من اموالھم صدقۃ

میں خذ امر کا صیغہ ہے اور اس کے پہلے مخاطب خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن

ہم یقین رکھتے ہیں

کہ آپؐ قیامت تک کے لئے ایک زندہ وجود ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالےٰ قیامت تک اپنی حکمتِ بالغہ سے آپؐ کے ایسے اظلال پیدا کرتا رہے گا۔ (جیسا کہ وہ آج تک پیدا کرتا چلا آیا ہے) جو آپؐ کی کامل اطاعت۔ کامل محبت اور آپؐ میں کامل فنا ہونے کی وجہ سے گویا ایک طرح آپؐ کا ہی وجود بن جاتے ہیں۔ پس اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان اظلال کو بھی جو آئندہ پیدا ہونے والے تھے (اور ان میں مجددین۔ اولیاء امت اور خلفائے راشدین بھی شامل ہیں اللہ تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ اُمّتِ مسلمہ میں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو آپؐ کی کامل متابعت اور فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے آپؐ کا ظل ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں بھی وہ آپؐ کے ظل ہیں) مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ خذ من اموالھم صدقۃ تم اُمتِ مسلمہ کی ترقی کے لئے اور مومنوں کو روحانی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے قربانیوں اور ایثار کے منصوبے تیار کرتے رہو۔ اور ان کی ملکیتوں میں سے ایک حصّہ لے کر خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا ہمیشہ انتظام کرتے رہو تا وہ ان روحانی مدارج تک پہنچتے رہیں جن تک وہ اسلام کی اتّباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت کے نتیجہ میں پہنچ سکتے ہیں۔

پھر خذ من اموالھم صدقۃ میں

ایک بشارت بھی ہے

اور وہ یہ کہ اسلام نے آزادیٔ ضمیر پر بڑا زور دیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے اور بار بار ہمیں فرمایا ہے کہ جبر سے حاصل کردہ اموال یا مجبور ہو کر دی جانے والی قربانیاں خدا تعالےٰ کی نظر میں کوئی قدر نہیں رکھتیں۔ نہ وہ انہیں قبول کرتا ہے۔ اور نہ ان کے نتیجہ میں روحانی فیوض حاصل ہوتے ہیں۔ پس اس آیت میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پھر ایک حد تک آپؐ کے اظلال کو بھی ایسی جماعتیں عطا کرتا رہے گا جو بشاشت اور خوشی کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی راہ میں

اپنے اموال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گی اور اس بشارت کو ہم ہر صدی اور ہر زمانہ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل ظل تھے۔ اسی لئے آپؑ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے دراصل مجھے پہچانا ہی نہیں۔ کیونکہ جس طرح

ایک شخص کی تصویر لی جاتی ہے

یا کسی تصویر کا چربہ اتارا جاتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام صفات کو اپنے اندر سمیٹ لیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھیں اور اپنا سارا وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کلیتہً فنا کر دیا تھا اور کوئی بینا آنکھ ان دو وجودوں میں فرق نہیں کر سکتی۔ بالکل اسی طرح جس طرح وہ آگ اور اس لوہے میں فرق نہیں کر سکتی جو آگ میں پڑ کر خود آگ بن جاتا ہے حالانکہ وہ آگ نہیں ہوتا لوہا ہی ہوتا ہے لیکن اس میں آگ کی تمام خوبیاں اور صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور دیکھنے والی آنکھ اُسے آگ کا شعلہ ہی خیال کرتی ہے لیکن حقیقت اس کے سوا ہوتی ہے وہ آگ کا شعلہ نہیں لوہے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نفس پر کامل اور مکمل فنا طاری کی اور اپنے وجود کو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں

مدغم کر دیا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہونے کی وجہ سے خذ من اموالھم صدقۃ کے ماتحت آپؑ نے بھی جماعت کے لئے مالی قربانیوں کے منصوبے تیار کئے۔ آپ نے بھی جماعت سے قربانیاں لیں اور اس کی ایسے رنگ میں تربیت کی کہ وہ ہر موقع پر بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتی چلی آئی۔ پھر آپؑ کے وصال کے بعد جو لوگ مقامِ خلافت پر فائز ہوئے ان کے زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اس بشارت کو نمایاں طور پر پورا کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ کو دیکھ لو

آپ نے مختلف اوقات میں باوجود اس کے کہ جماعت پہلے مالی قربانیاں پیش کر رہی تھی۔ اس کے سامنے کئی نئی سکیمیں رکھیں اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں پورا کرے۔ اور ہم نے دیکھا کہ جماعت بشاشت اور خوشی کے ساتھ چھلانگیں لگاتی ہوئی آپ کی طرف دوڑی۔ اور ہنستے ہوئے اس نے اپنے مزید اموال خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کر دئے۔ وصیّت کا چندہ دینے والوں نے تحریکِ جدید کے چندہ میں بھی بشاشت اور خوشی کے ساتھ حصّہ لیا۔ تحریکِ جدید کا چندہ دینے والوں نے

وقفِ جدید کے چندوں

میں بھی خوشی اور بشاشت کے ساتھ حصّہ لیا۔ پھر تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سوا دوسرے لازمی چندے دینے والوں نے ان چندوں میں بھی بڑی بشاشت سے حصہ لیا جو محض وقتی نوعیت کے تھے۔ مثلاً باہر کے ملکوں میں مساجد کی تعمیر ہے

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں

ہماری بہنوں نے ہی دنیا کو بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے اور رہتی دنیا تک ایک مومن کے دل میں ان کا نام بڑے فخر کے ساتھ یاد رہے گا اور مومنوں کی دعائیں انہیں ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں گی۔ ابھی پچھلے جمعہ مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اگرچہ جماعت قربانیوں میں ہر سال پہلے کی نسبت ترقی کرتی ہے لیکن وعدے لکھوانے میں بعض دفعہ سُستی کرتی ہے اور اس طرح نہ صرف خود نقصان اٹھاتی ہے بلکہ مرکز کو بھی پریشان کرتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی اس نے تحریکِ جدید کے وعدے لکھوانے میں سُستی کی ہے جس سے مرکز پریشانی کا شکار ہو رہا ہے۔ مَیں نے جماعت سے کہا تھا کہ وہ اس طرف فوری توجہ دے۔ وعدوں کی آخری میعاد جلد ختم ہو رہی تھی لیکن مَیں نے کہا تھا کہ مَیں اہلِ ربوہ کو وعدوں کے لکھوانے کے لئے مزید مہلت نہیں دوں گا۔ باہر چونکہ میری آواز دیر میں پہنچے گی اس لئے باہر کی جماعتوں کو مَیں ایک ہفتہ کی مہلت دوں گا۔ آج جب مجھے یہ رپورٹ ملی کہ اہلِ ربوہ نے ان چند دنوں میں

اپنے تحریکِ جدید کے وعدے

پچھلے سال سے کچھ اوپر کر دئے ہیں اور ابھی وعدے لکھوائے جا رہے ہیں۔ تو میرے دل میں خدا تعالےٰ کی بڑی حمد پیدا ہوئی۔ انشاء اللہ امید ہے کہ اہلِ ربوہ ابھی وعدوں کے سلسلہ میں اور آگے بڑھ جائیں گے اسی طرح راولپنڈی سے بھی آج صبح ہی رپورٹ ملی ہے کہ وہاں کی جماعت نے پچھلے سال سے زائد رقم کے وعدے بھجوا دئے ہیں اور ابھی وعدے لئے جا رہے ہیں تا پچھلے سال کی نسبت ان کی قربانیاں زیادہ ہوں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو پہلے کی نسبت زیادہ حاصل کر سکیں۔ اس چیز کو دیکھ کر دل میں اللہ تعالےٰ کی بڑی ہی حمد پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف ہم پر یہ فضل کیا کہ ہم پہلے کی نسبت اس کی راہ میں زیادہ اموال خرچ کرنے کی توفیق پا رہے ہیں بلکہ وہ ان بشارتوں کو جو اس نے چودہ سو سال قبل سے دے رکھی تھیں۔ انہیں ہماری زندگی میں ہی پورا کر رہا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ کی جتنی بھی حمد کی جائے۔ وہ کم ہے۔

پھر اسی آیت میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اور ان کے ان اظلال کو بھی جو آپؐ کے بعد ہونے والے تھے) مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ قربانی کرنے والوں کے لئے دعا بھی کر۔ کیونکہ تیری دعا ان کے لئے تسکین کا موجب ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مومنوں کے لئے اس میں

بہت بڑی بشارت

ہے۔ اور وہ بشارت یہ ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دو گے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی وہ چیزیں پیش کرو گے۔ جن کے تم حقیقی مالک ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی عطا میں سے وہ تمہارے لئے ہی مخصوص کی گئی ہیں اور پھر تم انہیں بڑی خوشی اور بشاشت سے پیش کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری ان قربانیوں کو قبول کرے گا۔ اور نہ صرف وہ تمہاری قربانیوں کو قبول کرے گا بلکہ اس نے تمہارے لئے دعاؤں کا ہمیشہ بہنے والا اور کبھی بھی خشک نہ ہونے والا دریا جاری کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ کہ تم مومنوں کے لئے

ہمیشہ دعا کرتے رہو

کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کا صرف بدلہ ہی نہ دے بلکہ اپنی رحمانیت کی صفت کے ماتحت ان کے ثواب میں ہر آن اور ہر لحظہ زیادتی کرتا چلا جائے۔ اور اپنے قرب کی راہیں ان پر ہر وقت کھولتا رہے۔ اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں وہ انہیں بلند سے بلند تر مقام کی طرف لے جاتا چلا جائے۔ پس یہ کتنی بڑی بشارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے اس نے خود فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرو گے تو وہ نہ صرف انہیں قبول کرے گا۔ بلکہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کام پر لگا دیا ہے کہ آپ ہمارے لئے دعائیں کریں۔ اللہ آپ کی دعاؤں کو قبول کر کے اپنی رحمانیت کے تحت ہر وقت ان کے ثواب میں بڑھوتی کرتا چلا جائے گا پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ قیامت تک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظلال

نے بھی ہمیشہ اور ہر وقت موجود رہنا ہے اس لئے ان کو بھی یہ حکم ہے۔ کہ تم جس جماعت پر مقرر کئے گئے ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ چنانچہ اس حکم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین مجددین اور اولیائے امت اپنے لئے اتنی دعائیں نہ کرتے تھے جتنی دعائیں انہوں نے امت مسلمہ کے لئے کیں۔ اور اب جماعت احمدیہ کے خلفاء بھی اپنے لئے اتنی دعائیں نہیں کرتے (یا نہیں کرتے رہے) جتنی دعائیں وہ احمدی بھائیوں کے لئے کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور اس امید اور یقین سے دعا کرتے اور کرتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کے دلوں میں تسکین پیدا کرے گا پھر ہمارا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری حقیر دعاؤں کے نتیجہ میں واقعہ میں مومنوں کے

دلوں میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے

اور جماعت کے افراد کے سینکڑوں خطوط اس بات کی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ ان صلوٰتک سکن لھم کو ہر آن پورا کر رہا ہے۔ کبھی وہ ہماری دعاؤں کو قبول کر کے مومنوں کے دلوں میں تسکین کے سامان پیدا کرتا ہے اور کبھی وہ مومنوں کو قوت برداشت عطا کر کے ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا کرتا ہے۔ بہرحال وہ ان کے دلوں میں تسکین کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

پس ان آیات میں جن باتوں کی طرف

اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے

وہ باتیں ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہئیں۔ پہلی بات جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ان آیات میں بتائی ہے یہ ہے۔ کہ مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ منافق بھی غلطی کرتا ہے اور مومن بھی غلطی کرتا ہے۔ لیکن منافق غلطی کرتا ہے تو اس پر اصرار کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ مردوا علی النفاق وہ نفاق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس کے لئے ان کے دل میں ندامت کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جب مومن کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ توبہ کے ذریعہ اپنی غلطی معاف کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو اس معصوم بچے کی طرح بنا دیتا ہے جو ابھی ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والا توبہ کرنے کے بعد (اگر اس کی توبہ قبول ہو جائے) ایسا ہی ہے جیسے اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اس سے کوئی غلطی سرزد ہی نہیں ہوتی پس

وہ شخص جو توبہ کر لیتا ہے

اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے وہ ویسا ہی معصوم بن جاتا ہے جیسا کہ ایک نوزائیدہ بچہ۔ غرض مومن کو توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھٹکھٹاتے رہنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن کے دل میں رجاء ہوتی ہے وہ پر امید اور توقع رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ

محض ترک معاصی کافی نہیں

اگر تم میری رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو یا تمہیں میرے قرب کی تلاش ہے۔ تو تمہیں نیکی کی راہیں اختیار کرنا پڑیں گی اور خلوص نیت کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے پڑیں گے اور یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعہ تم میری بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے قابل ہو سکتے ہو۔

پھر ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت بھی دی ہے۔ کہ اگر تم نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ (نفاق کے ساتھ نہیں) میرے قائم کردہ سلسلہ اور جماعت میں رہتے ہوئے ان تحریکوں میں جو میں جاری کروں شامل ہو گے تو

صرف میری طرف سے تمہارے

دلوں میں بشاشت پیدا کی جائے گی

اور تمہارے لئے یہ قربانیاں دوبھر محسوس نہیں ہوں گی۔ بلکہ تم بڑی بشاشت کے ساتھ اور ہنسی خوشی ان قربانیوں کو کرو گے اور اس کے بدلہ میں تمہیں دو چیزیں ملیں گی۔ ایک تو میں تمہاری قربانیوں کو قبول کر کے اپنی رضا تمہیں دوں گا۔ دوسرے میں نے اپنے بعض بندوں کو تمہارے لئے دعا کرنے کے لئے مقرر کر چھوڑا ہے میں ان کی دعا کو قبول کر کے اپنی رضا کو تمہارے لئے ہر دم اور ہر لحظہ بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلیم پر عمل کرنے اور اسے یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ان آیات قرآنیہ میں بیان کی گئی ہے۔ اور پھر سارے قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اگر وہ لوگ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جو کلی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں اور کلی طور پر اپنے وجود کو فنا کر دیتے ہیں لیکن

ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے

اور پھر پر کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں میں ہمیں بھی شامل کر لے

وباللہ التوفیق

اعلان نکاح

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم ظہور احمد خان صاحب ولد جناب دین خان صاحب سنگھی کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہی عزیزہ نسیم ملک صاحبہ بنت ملک محمد نذیر صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس و نواسی شیخ محمد نعیب صاحب قدیم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بتاریخ ۲۰-۳-۶۶ کو بمقام منٹگمری سرانجام پایا۔

سب احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین ثم آمین۔

(راقم عبد الغفور خان کلرک ۱۳ فیڈرسن روڈ لاہور چھاؤنی)

لجنات اصلاح و ارشاد کے جلسے منعقد کریں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ماہ اپریل میں تمام لجنات اماء اللہ کو اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ اصلاح و ارشاد کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں ضروری لٹریچر مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ ان جلسوں کی رپورٹیں ۱۰ اپریل تک مرکز میں ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
لجنہ مرکزیہ

درخواست دعا

مکرم مرزا نسیم افضل صاحب ابن حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ڈاڈ بھائی گیٹ لاہور عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گر کر ہڈی میں چوٹ لگنے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔ درد کی وجہ سے سر میں چکر آتے ہیں۔ اور دل پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:

۳۵۷۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ بیگم نواب محمد احمد خان صاحب دارالسلام ربوہ ... ۳۷۰
۳۵۸۔ محترمہ والدہ بشریٰ مرحومہ بنت آغا نصیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ... ۳۰۰
۳۵۹۔ محترمہ نصیرہ بی بی صاحبہ بنت چوہدری نتھے خاں صاحب گوٹھ نتھے خاں سندھ ... ۵۰۰
۳۶۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ عبدالحی صاحب پشاور ... ۳۰۰
۳۶۱۔ محترمہ مسز ملک بشیر احمد صاحب کراچی ... ۳۰۰
۳۶۲۔ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم ملک نذیر احمد صاحب ناظم آباد کراچی ... ۳۰۰
۳۶۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ ملک بشیر احمد صاحب کراچی ... ۳۰۰
۳۶۴۔ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی ... ۳۰۰
۳۶۵۔ محترمہ مسز نذیر احمد صاحب غانا افریقہ منجانب خوشدامن صاحبہ ... ۳۰۰
۳۶۶۔ محترمہ محمودہ سلطانہ صاحبہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب مع دختران لائلپور ... ۱۰۰۰
۳۶۷۔ محترمہ استانی امۃ الرشید صاحبہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ... ۳۰۰
۳۶۸۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دارالرحمت شرقی ربوہ ... ۳۰۰
۳۶۹۔ محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ اہلیہ ملک محمد یونس صاحب پولیس انسپکٹر راولپنڈی ... ۳۵۰
۳۷۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاملی کراچی ... ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ کا امتحان

جیسا کہ تمام لجنات کو علم ہے کہ لجنہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب سبز اشتہار و قرآن مجید کے پانچویں پارے کے نصف آخر کا امتحان ۱۳ مارچ بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اس امتحان کے لئے پرچے پوسٹ کر دئے گئے ہیں۔ جس لجنہ کو یہ پرچے نہ ملے ہوں وہ براہ مہربانی اطلاع دیکر منگوا لیں۔

جن لجنات کو پرچے مل چکے ہوں وہ تاریخ مقررہ پر پرچے حل کر کے بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری قادر بخش صاحب مہاجر چھبیاں ضلع ہوشیارپور حال چک ۹۰ ر۔ب ضلع لائلپور بعمر ۷۰ سال قریباً دو ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۳؍۳ کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب مورخہ ۲۳؍۳ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور اسی روز مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔ والدہ محترمہ مرحومہ نہایت نیک اور سادہ طبیعت تھیں۔ نماز اور روزہ کی پابند تھیں اور احمدیت سے غیر معمولی محبت رکھتی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالوہاب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چک ۹۰ ر۔ب ضلع لائلپور)

۲۔ میری اہلیہ جس کو عرصہ تین سال سے کینسر کی بیماری تھی، مورخہ ۱۰؍۳ کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (مرزا سیف علی بیگ احمدی ساکن موضع رسول ضلع گجرات)

تبدیلی نام: میں نے اپنا نام ظفر اللہ کی بجائے مظفر احمد رکھا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔" مظفر احمد نیکا نی ولد محمد بخش جماعت ہفتم سکنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مارچ کا مہینہ قریب الاختتام ہے۔ تمام قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے پاس جس قدر بھی چندہ خدام الاحمدیہ کی رقوم اکٹھی ہو چکی ہیں۔ فوراً مرکز میں روانہ کر دیں۔ اور جن مجالس نے کوئی چندہ وصول نہیں کیا۔ وہ وصولی کی طرف توجہ دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ (مارچ ۱۹۶۶ء)

ماہنامہ انصار اللہ کا مارچ کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ کسی خریدار کا نام رہ نہ جائے اور ہر خریدار کو وقت پر پرچہ مل جائے۔ لیکن اگر آپ کو پرچہ نہ ملے تو آپ ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں تا دوبارہ آپ کو پرچہ ارسال کر دیا جائے۔ مارچ کے شمارہ میں مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ کا ایک نہایت دلچسپ اور مفید مضمون حضرت مصلح موعود کے کارنامے (بلحاظ افاضہ علوم روحانی) شامل ہے۔ اس طرح پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا پس منظر اور پیشگوئی کے ظہور سے تعلق رکھنے والے جملہ واقعات کو نہایت موثر رنگ میں مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے نہایت دلکش پیرائے میں "احساس ذمہ داری اور انصار اللہ" پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ مضمون انصار اللہ کے تمام ممبروں کو پڑھنا چاہیئے تا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا پوری طرح احساس کر کے ان سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی تحریروں کے اقتباسات بھی شامل اشاعت ہیں۔

وقت کی ضرورت کے مطابق ادارئیہ "احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا امتیازی نشان" کے موضوع پر ہے۔ احباب خود بھی اس پرچہ کو پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔ فی کاپی ساٹھ پیسے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ)

اوکاڑہ میں تربیتی جلسے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ناظر اصلاح و ارشاد و مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا، مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۶۶ء بوقت ۱۱ بجے دن بذریعہ کار اوکاڑہ تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے ان کے اعزاز میں اسی روز شام کو ایک ہوٹل میں عصرانہ دیا۔ جس میں افراد جماعت کے علاوہ ۵۰ کے قریب غیراز جماعت معززین موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا شمس صاحب نے اتحاد المسلمین کے موضوع پر موثر تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد مختلف سوالات کے جوابات دئے۔ جس سے سامعین مستفیض ہوئے ——— دوسرا اجلاس ——— رات ۸ بجے مسجد احمدیہ میں جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعدہٗ مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے موضوع میں تقریر کی۔ ہر دو تقاریر کے بعد انسپکٹر صاحب تحریک جدید نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق سلائیڈ دکھائیں یہ سارا پروگرام بے حد مفید رہا۔ جلسہ میں کثرت سے غیراز جماعت دوست شریک تھے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

خاکسار قریشی عبداللطیف
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ
(اوکاڑہ)

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

ھوالشافی

محتاط زمیندار کا خط

مکرم محمد سلیم صاحب موضع چکیاں کلاں ضلع شیخوپورہ "اکسیر اپھارہ" منگواتے رہتے ہیں "آپ کی اکسیر اپھارہ آج تک گھر میں موجود رہی ہے۔ خاص مفید رہی ہے۔ آج ختم ہو گئی ہے۔ اسلئے جلدی ضرورت ہے کیونکہ اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے"

آپ زمیندار ہیں یا دکاندار شفقت بہ سیم ہونے والے جانوروں کے ہلک اپھارہ کی دوا اکسیر اپھارہ کا اسٹاک پورے گاؤں یا علاقہ کی ضرورت کے مطابق رکھے۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن یا زیادہ پر رعایت، درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ مومیوا سند کمپنی ربوہ۔

مغربی جرمنی کی چند انتہائی مفید اور روزمرہ کے استعمال کی

انگریزی ادویات

۱۔ ریوئے سی لوکل:۔ خواہ کس قدر اور کہیں سے خون بہہ رہا ہو اس دوائی کے چند قطرے ڈالنے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے اس کا ہر گھر میں، سفر میں، کاروں، بسوں میں اور فرسٹ ایڈ کے بکسوں میں ہونا بہت مفید ثابت ہوگا۔ قیمت فی شیشی — ۴ روپے

۲۔ ایگزالب مرہم:۔ ہر قسم کے ایگزیما اور دھدری وغیرہ کے لئے نہایت مفید اور موثر مرہم ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۱۰ گرام — ۶ روپے

۳۔ پوسٹری سال فورٹ مرہم:۔ جو اسیر کے لئے بالکل نئے فارمولے کے تحت بنائی گئی ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۵۰ — ۴ روپے

۴۔ افروڈور:۔ عام کمزوری۔ نیند نہ آنا۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ طبیعت میں چڑچڑاہٹ، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار۔ تھکن اور مردانہ بانجھپن کے لئے۔ قیمت ۵۰ گولیوں کی شیشی — ۱۵ روپے

۵۔ ڈاڈالین:۔ موٹاپا دور کرنے اور وزن کم کرنے کے لئے بے ضرر اور نہایت مفید گولیاں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔ قیمت ۷۰ گولیوں کی شیشی — ۱۲ روپے

۶۔ ایکٹیف کیپسول:۔ آج کل کی ملاوٹ والی خوراک کھانے کی وجہ سے اور تفکرات کے باعث کمزوری اور سستی ہو جاتی ہے روزانہ دو کیپسول کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے صحت برقرار رہتی ہے۔ بچے، مرد اور عورتیں سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۴۰ کیپسول — ۵ روپے

۷۔ ایم دیلم:۔ یہ خالص شہد سے ٹیکے تیار کئے گئے ہیں جگر کی تمام بیماریوں کے لئے۔ عام کمزوری کے لئے۔ خاص طور پر بڑھاپے کی کمزوری اور دل کی کمزوری کے لئے یہ ٹیکے بہت مفید ہیں۔ ان کے لگنے سے عورتوں کے چہرے پر چھائیوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور عام رنگت نکھر جاتی ہے۔ یہ ٹیکے کسی ڈاکٹر سے لگوانے [illegible]

۸۔ ٹیرگان:۔ ہر قسم کی قبض دور کرنے کے لئے نہایت موثر ہیں۔ قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی ۵۰ — ۲ روپے

یہ تمام ادویات مغربی جرمنی کی چیدہ چیدہ اور بہت بڑی دواساز کمپنیوں کی بہت مشہور اور تجربہ شدہ ادویات ہیں۔ ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہونے کے علاوہ بے حد مفید ہیں۔

نوٹ:۔ اوپر درج شدہ قیمتوں میں محصول ڈاک شامل نہیں

شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳/۳۲۱۱

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور

تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنے حلقہ اثر میں حسب ضرورت متعدد آدمی کو طبیہ عجائب گھر کی صاف ستھری اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا اس سے میں نے رائے قائم کی کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے۔ جزاک اللہ" زدجام عشق" ہا نسخہ کلاں قوت اور توانائی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ جب زدجام عشق معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہے اس کے استعمال سے اعصاب میں قوت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں مردانہ قوت کے لئے بے نظیر چیز ہے ایک ماہ کورس چودہ روپے۔ **طبیہ عجائب گھر۔ امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ**

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی سٹاک میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۲۶۸
ستار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور
لائل پور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

هوالشافی

موتیابند (CATARACT)

کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی دوا سے دور ہو جاتا ہے بشرطیکہ نظر ابھی کام دے رہی ہو۔

CATARACT CURE

شفائے موتیابند

مکمل کورس — ۲۵ روپے پہلا نصف کورس ۱۲/- آخری نصف کورس ۱۳/- خرچ ڈاک ۲۵-۱ روپیہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

دو روپیہ میں ایک ہزار اشتہار

علاوہ ازیں۔ اردو۔ انگریزی ہر قسم کی چھپائی بارعایت ہوتی ہے۔

نور پرنٹنگ ایجنسی

چوک نسبت روڈ۔ لاہور۔

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے ہومیو رجسٹریشن کورس (سوالاً جواباً) ۵/- روپے

ایچ پی فارمیسی۔ دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو۔ انگریزی طلب فرمائیں۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میں سخت مشکلات مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ میری جملہ پریشانیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ آمین۔

احمد علی صادق معلم عربی
ڈی۔ سی۔ ہائی۔ سکول
للیانی۔ ضلع لاہور

باکمال سٹاف، لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینجر)

ترسیلِ زر

اور

انتظامی امور

سے متعلق

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ

ٹرانسپورٹ کمپنی کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

ہم میں سے ہر فرد کو چاہیئے کہ دین کیساتھ گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرے

اٹھتے بیٹھتے ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھو کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:—

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی شناخت کا یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ وہ تسابق اختیار کرتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش یقیناً ہر قوم کے معیار کو اتنا بلند لے جاتی ہے کہ اس کا انسان قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی نیکی دنیا سے مفقود ہو جائے یا جب کبھی نیکی میں آگے بڑھنے کی روح مفقود ہو جائے۔ اس وقت قوم یا تو مرنا شروع ہو جاتی ہے یا گرنا شروع ہو جاتی ہے لیکن جب تک تسابق کی روح کسی قوم میں قائم رہے۔ اس وقت تک خواہ وہ کتنی بھی ذلت میں پہنچی ہوئی ہو اور کتنی بھی گری ہوئی ہو پھر بھی اپنی چمک دکھلاتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے موقع ہوتا ہے کہ وہ پھر آگے بڑھے ہمارے قریب کے بزرگوں میں سے ایسے زمانہ میں جب مسلمانوں پر ایک قسم کے تنزل کی حالت آگئی تھی۔ ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ تسابق کی وجہ سے ان لوگوں کے واقعات سن کر انسان کے دل میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید جو تیرہویں صدی میں گزرے ہیں حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ اور سید احمد صاحب بریلوی سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے پشاور کی طرف گئے ہوئے تھے سید اسمٰعیل صاحب کسی کام کے لئے دہلی آئے ہوئے تھے۔ جب دہلی سے واپس جاتے ہوئے کیمل پور کے مقام پر پہنچے تو کسی نے ان سے ذکر کیا کہ اس دریا کو یہاں سے تیر کر کوئی شخص نہیں عبور کر سکتا اس زمانہ میں صرف فلاں سکھ ہے جو گزر سکتا ہے، مسلمانوں میں کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں۔ وہ وہیں ٹھہر گئے اور کہنے لگے کہ اچھا ایک سکھ ایسا کام کرتا ہے کہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ اب جب تک میں اس دریا کو پار نہ کر لوں گا میں یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ چنانچہ وہیں انہوں نے تیرنے کی مشق شروع کر دی اور چار پانچ مہینہ میں اتنے مشاق ہو گئے کہ تیر کر پار گزرے اور پار گزر کر بتا دیا کہ سکھ ہی اچھے کام کرنے والے نہیں بلکہ مسلمان بھی جب چاہیں ان سے بہتر کام کر سکتے ہیں۔ اس تسابق کی روح کو جب بھی ہم اپنے سامنے لاتے ہیں ہماری روحوں میں ایک بالیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور ہمارے دماغوں میں عزم پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے مخالف یا مد مقابل یا رقیب سے کسی صورت میں پیچھے نہیں رہیں گے۔ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ ہم نیکیوں کے مقابلہ میں سست ہوں بلکہ نیکی کے میدان میں اپنے باپ اور بھائی سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اسی طرح قومی رفتار اور اعزاز کو بھی دیگر قوموں سے آگے بڑھانے کے لئے۔ علمی۔ اقتصادی اور سیاسی اور اخلاقی امور میں اُن سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کہہ کر اور ایک جگہ وَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس دوڑ میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے بس یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے جب تک یہ روح ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۶)

مجلس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع اصحاب کے تعاون سے مشرقی و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے، اور اراکین انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پائی گئی۔ امسال ہمیں اس طرف اور زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقع پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو۔ چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے حضرت صدر محترم سے منظوری حاصل کریں اور اجتماعات کا اہتمام فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

اگر آپ ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار نہیں ہیں۔ تو آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کی خریداری قبول فرمائیں۔ یہ ایک تربیتی رسالہ ہے اور ہر احمدی گھرانے میں اس کا موجود ہونا ضروری۔

اگر آپ اس کے خریدار ہیں تو مہربانی فرما کر اس کی توسیع اشاعت کے لئے اتنا ضرور کیجئے کہ آپ میں سے ہر صاحب ایک مزید خریدار پیدا کریں۔

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

مکرم ماسٹر لطیف احمد صاحب طاہر کی وفات

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مکرم ماسٹر لطیف احمد صاحب طاہر ابن قاضی نور محمد صاحب (کاتب تفسیر کبیر) مرحوم و مغفور، مورخہ ۲۷ مارچ دریا میں ڈوبنے کے باعث وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم کی عمر ۳۱ برس تھی۔ وہ گزشتہ چار سال سے گورنمنٹ پرائمری سکول ربوہ میں استاد کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم بڑے مخلص اور دیندار تھے، نیز مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالرحمت وسطی میں منتظم مال کی حیثیت سے کام کر رہے تھے،

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۲۸ مارچ بروز دوشنبہ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد قبر پر محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے دعا کرائی۔ احباب جماعت اور بالخصوص اصحاب مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی والدہ صاحبہ بہن بھائیوں اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری پھوپھی صاحبہ محترمہ اہلیہ سید عبد الجلیل شاہ صاحب، کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ان کا اپریشن ہوا ہے اور پیٹ سے رسولیاں برآمد ہوئی ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین

رسید شبیر احمد
ابن سید بشیر احمد صاحب گولبازار۔ ربوہ

ضروری تصحیح

آج کے الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے وہ حضور نے ۲۵ فروری کو ارشاد فرمایا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴